بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان
BADAR
WEEKLY QADIAN

جلد ۲۱
ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید انور

شمارہ ۲۹
شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

۲۹ جمادی الاوّل ۱۳۹۱ ہجری — ۲۲ وفا ۱۳۵۰ ہش — ۲۲ جولائی ۱۹۷۱ عیسوی

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۹ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۵ وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ الحمد للہ۔

احباب حضور انور کی صحت و سلامتی کیلئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل شامل حال رکھے آمین

× — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بیگم صاحبہ مرزا کلیم احمد سلمہٗ مورخہ ۱۲ وفا کو بیگن روانہ ہو کر بیور دہلی سے بذریعہ ہوائی جہاز مورخہ ۱۴ وفا بعد دوپہر بخیر و عافیت حیدرآباد پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ باقی بچے قادیان میں بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

* — محترم صاحبزادہ صاحب کے بھتیجے عزیزم مرزا انیس احمد سلمہٗ کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ الحمد للہ صحت بہتر ہے ٹائیفائیڈ سے جو ہومیوپیتھک علاج شروع کیا گیا ہے اور اب ڈاکٹری مشورہ کے مطابق عزیز کو مری لے جایا جا رہا ہے احباب عزیز موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ آمین

مجلس نصرت جہاں کے پروگرام "آگے بڑھو" کے تحت

سیرالیون میں ایک اور احمدیہ ہیلتھ سنٹر کا پُر وقار و پُر شکوہ افتتاح

لواجے بو میں قائم ہونے والے اس ہیلتھ سنٹر کا افتتاح سیرالیون کے وزیر صحت نے فرمایا

افتتاحی تقریب میں متعدد پیرامائونٹ چیفس، اعلیٰ سرکاری حکام اور دیگر سربرآوردہ حضرات کی شرکت

فری ٹاؤن (سیرالیون) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۳ جولائی کو لواجے بو کے مقام پر احمدیہ نصرت جہاں کلینک کا باضابطہ افتتاح عمل میں آیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۵ جون کو جورو کے مقام پر سیرالیون کے پہلے احمدیہ سنٹر کا افتتاح عمل میں آیا تھا۔ اس کے قریباً ایک ماہ بعد سیرالیون کے ایک اور شہر لواجے بو میں بھی احمدیہ ہیلتھ سنٹر کے افتتاح کی اطلاع بہت خوشکن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں پر دلالت کرتی ہے۔ یاد رہے کہ لواجے بو کے اس احمدیہ ہیلتھ سنٹر نے یوں تو ۲ جون سے ہی طبی خدمات بجا لانے کا کام شروع کر دیا تھا لیکن اس کا باضابطہ افتتاح ۳ جولائی کو عمل میں آیا۔

۳ جولائی کو لواجے بو کے احمدیہ نصرت جہاں کلینک کا افتتاح ایک پُر وقار و پُر شکوہ تقریب میں سیرالیون کے وزیر صحت آنریبل سی۔ پی۔ فورے نے فرمایا۔ تقریب میں صدارت کے فرائض مشرقی صوبہ کے ریذیڈنٹ منسٹر صاحب نے انجام دیئے اور دعا مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج و امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون نے کرائی۔

اس پُر وقار و پُر شکوہ افتتاحی تقریب میں دو وزراء کے علاوہ وزارت صحت کے سیکرٹری و ممبران پارلیمنٹ، چھ پیرامائونٹ چیفس، بائیس سیکشن چیفس، ڈاکٹرز، اعلیٰ سرکاری حکام، مبلغین اسلام نیز علاقہ کے دیگر معززین نے شرکت فرمائی۔

علاوہ ازیں اس موقع پر ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب اور دوسرے دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے پریذیڈنٹ چیف گامانگا صاحب نے استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے وزیر صحت اور دیگر مہمانوں کو پُر خلوص طور پر خوش آمدید کہا اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں ہیلتھ سنٹرز اور سکولوں کے قیام پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں نہایت درجہ ادب و احترام اور محبت کے جذبات سے مملوء ہو کر خراج عقیدت پیش کیا اور بہت ہی مؤثر انداز میں جذبات تشکر کا اظہار فرمایا

وزیر صحت آنریبل سی۔ پی فورے نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے احمدیہ مشن کی خدمات کو سراہا۔ اور بہت زور دار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا آپ نے فرمایا ملک میں تعلیم کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کے سلسلہ میں احمدیہ مشن نے جو قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ خود ایک معلم و مدرس کی حیثیت سے میں ان میں بہت دلچسپی لیتا رہا ہوں۔ اور اب وزیر صحت کی حیثیت سے یہ امر میرے لئے از حد خوشی کا موجب ہے اور میں اس پر مسرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جماعت احمدیہ نے اپنی بے لوث خدمات کے دائرہ کو وسعت دے کر طب سے متعلق قومی پروگرام کے نفاذ میں ممد کر دیا ہے۔ یہ ایک اور بیّن ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ جماعت دوسروں کے لئے خدمت کے جذبہ سے سرشار ہے۔ میری وزارت (یعنی وزارت صحت) نے آپ لوگوں کی مساعی کی ہر ممکن رنگ میں تائید و حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے

لواجے بو کے احمدیہ نصرت جہاں کلینک کے انچارج مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب چوہدری نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے سلطنت بھر کے عوام کو یقین دلایا کہ وہ پُر خلوص طور پر ان کی خدمت کرنے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے حاضرین نے وزیر صحت موصوف اور ڈاکٹر صاحب موصوف کی تقاریر کے اختتام پر نعرہ ہائے تحسین بلند کر کے بہت خوشی کا اظہار کیا۔

ریڈیو اور اخبارات نے اس تقریب کو خاص اہمیت دی چنانچہ اس بارہ میں تفصیلی خبریں نشر اور شائع کیں۔

احمدیہ جوبلی ہال کی تعمیر جدید کا کام شروع ہو گیا

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے سنگِ بنیاد رکھا

تقریب میں منسٹر صاحب اور سابق میئر بلدیہ اور معززین شہر کی شمولیت

سکندرآباد ۱۸ جولائی (بذریعہ تار) محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ آج بروز اتوار سوا دس بجے صبح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جوبلی ہال کی جدید عمارت کا سنگ بنیاد پُر سوز دعاؤں کے ساتھ رکھا۔ اس تقریب میں جماعت کی کثیر تعداد کے علاوہ شہر کے معززین کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ منسٹر صاحب اور سابق میئر بلدیہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ تقریب پُر سوز دعاؤں کے ساتھ بخیر و خوبی سرانجام پائی۔ جدید عمارت کی اچھے رنگ میں تعمیر کے لئے احباب خصوصیت سے دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح سے بابرکت کرے۔ آمین۔

(مفصل رپورٹ آئندہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے نے ساما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۲۲ر وفا ۱۳۵۰ ہش ۲۲ر جولائی ۱۹۷۱ء

بنی اسرائیل اور اُمّتِ محمدیؐ کی عبرت انگیز مشابہت

اخبار صدق جدید میں ایک مضمون "قرآن بنام ہندوستانی مسلمان" شائع ہوا ہے۔ مضمون میں دی گئی پہلی ذیلی سرخی "بنی اسرائیل اور امت محمدی" کے تحت فاضل مضمون نگار جناب مولوی محمد شہاب الدین ندوی صاحب بنگلوری رقمطراز ہیں:۔

"یہ حقیقت ہے کہ مسلمان قوم خدا کی نام لیوا اور توحید کی علمبردار ہونے کے باوجود آج اس کی اکثریت خدا فراموشی اور تمام اخلاقی برائیوں میں بالکل اسی طرح مبتلا ہے جس طرح کسی زمانے میں بنی اسرائیل مبتلا تھی ایک زمانہ تھا کہ بنی اسرائیل کا طوطی پورے دنیا میں بول رہا تھا جس طرح کہ ایک دور میں پورے کرۂ ارض پر مسلمانوں کے رُعب دبدبہ کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ مگر جس طرح بنی اسرائیل کو اس کی نااہلی کی بدولت دُنیا کی امامت سے معزول کر کے اس کی جگہ پہ .... امتِ محمدی کو نامزد کیا گیا تھا۔ اسی طرح آج خود امتِ محمدی کو بھی اس کی نااہلی کی بدولت اس منصبِ عالی سے اتارا جا رہا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ہزاروں سال قبل بنی اسرائیل سے جو وعدہ کیا تھا وہ آج بھی اپنی جگہ پر برقرار ہے۔ واوفوا بعھدی اوف بعھدکم اقدتم میرا عہد پورا کردو میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔ (البقرہ)
یعنی اگر تم برابر وفاداری میں لگے رہے تو میں بھی تمہیں دنیا جہاں میں عزت و اقبال سے سرفراز کروں گا ورنہ تمہیں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ اس عہد الٰہی کو توڑنے کے باعث بنی اسرائیل اپنی پوری تاریخ میں عبرتناک ذلت و رسوائی سے دوچار ہوتے رہے۔

ایک مرتبہ تو ۵۸۶ ق م بابل کے بادشاہ بخت نصر نے بیت المقدس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور بنی اسرائیل کو خوب تہ تیغ کیا اور بچے کھچوں کو قیدی و غلام بنا کر بابل لے گیا۔ جہاں پوری نصف صدی تک انہیں قید و بند کی تکالیف جھیلنی پڑیں پھر سائرس کے عہد میں جب انہیں رہائی نصیب ہوئی تو بیت المقدس میں ان کی باز آبادکاری عمل میں آئی اور ان کی قسمت کا ستارہ دوبارہ چمکا مگر اس دفعہ بھی انہیں انتہا ہا کیا گیا۔
اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا۔ اگر تم بھلائی کرو گے تو اپنے ہی لئے کرو گے اور اگر برائی کرو گے تو بھی اپنے لئے (بنی اسرائیل: ۷)
وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا۔ اگر تم وہی کرو گے تو ہم بھی وہی کریں گے۔ (بنی اسرائیل: ۸)
یعنی اگر تم نے پھر بداخلاقی و بدعملی اور بغاوت کی روش اختیار کی تو ہم بھی پھر تمہاری سرکوبی کریں گے۔ اور سزا دینے میں نہیں چوکیں گے۔ چنانچہ جب اسرائیل نے دوبارہ اس عہد ربانی کو بھلا دیا اور بدکرداری کے مرتکب ہو گئے تو اللہ تعالےٰ نے ان پر اپنا عذاب رومیوں کے زدو کوب کی شکل میں مسلط کر دیا۔ چنانچہ ۷۰ء میں رومی فرمانروا ٹائیٹس (Titus) نے انہیں تہس نہس کر کے رکھ دیا۔
..رت بنی اسرائیل کی ابتدائی آیات میں انہی دو زبردست تباہیوں کی طرف اشارہ ہے جو امت محمدی کو عبرت و بصیرت کی خاطر بیان کی گئی تھیں۔ مگر امتِ محمدی نے بھی صحیفۂ تاریخ سے کوئی سبق نہیں سیکھا تو اس کا بھی وہی حشر ہو رہا ہے اور وہ بھی بنی اسرائیل ہی کی طرح آج روئے زمین میں گاجر مولی کی طرح کاٹ کر پھینکی جا رہی ہے"۔
(صدقِ جدید ۲ر جولائی ۱۹۷۱ء صفحہ ۵)

مضمون نگار نے ان واقعات کی غرض "امت محمدی کی عبرت و بصیرت" بیان کی ہے۔ اس طول طویل اقتباس کو اس نقطۂ نظر سے نقل کیا ہے۔ اس اقتباس میں آپ نے بنی اسرائیل کی اُن دو زبردست تباہیوں کی مختصر تفصیل پیش کی جن کا ذکر سورت بنی اسرائیل کے آغاز میں ہوا ہے۔ ہمیں مضمون نگار کے اس نقطۂ نظر سے پورا اتفاق ہے کہ امتِ محمدی کو بنی اسرائیل سے مشابہت حاصل ہے۔ جیسا کہ سورت مزمل میں انا ارسلنا الیکم رسولا شاھداً علیکم کما ارسلنا الٰی فرعون رسولا۔ میں سلسلہ محمدی کو سلسلہ موسوی کے مشابہہ قرار دیا گیا ہے اور سورت نور کی آیت استخلاف میں کما استخلف الذین من قبلھم میں سلسلہ محمدی کے خلفاء کو سلسلہ موسوی کے خلفاء سے مشابہت دی گئی ہے۔

جہاں تک بنی اسرائیل کی مذکورہ تباہیوں کا امتِ محمدی کے لئے عبرت و بصیرت کا موجب ہونے کا تعلق ہے۔ فی الواقع قرآن کریم میں ان تباہیوں کی تفصیل کا بیان اسی غرض سے ہے تا مسلمان اس سے سبق حاصل کریں۔ بالخصوص جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشگوئی اپنی امت کی نسبت یہ فرما چکے ہیں کہ لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل" کہ میری امت پر بھی فساد و بگاڑ کے ایسے ہی حالات آنے والے ہیں جیسے بنی اسرائیل پر آ چکے ہیں اس لئے بنی اسرائیل پر آنے والی ان دو تباہیوں کے مشابہہ دو دفعوں میں امتِ محمدی کا المناک مصیبتوں سے دوچار ہونا بعید از قیاس نہیں۔ تاریخ کی تتبع سے معلوم ہوتا ہے کہ تقدیر کے نوشتے امتِ محمدی کے لئے کچھ اس طرح پورے ہوئے کہ بنی اسرائیل کی پہلی تباہی کی طرح مسلمانوں پر پہلا عبرتناک عذاب خلافتِ عباسیہ کے خاتمہ پر آیا۔ اس کا سبب بھی وہی ہے جو یہود کی تباہی کا تھا ایک وحشی قوم نے بغداد پر حملہ کر دیا جو اپنی دہشت اور اجنبیت کے لحاظ سے بابل قوم کی مثیل تھی ۱۸ لاکھ مسلمان صرف بغداد اور اس کے گردو نواح میں قتل کیا گیا۔

جیسا کہ طویل اقتباس سے ظاہر ہے۔ یہود پر دوسری تباہی ۷۰ء عیسوی میں ٹائیٹس رومی کے ذریعہ آئی تھی۔ جماعت احمدیہ کی تحقیق کے مطابق حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے بیہوش ہو گئے تھے۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق پہلے اُنہیں تین دن رات کے لئے قبر نما کمرے میں رکھا گیا جہاں اُنہیں کی خاطر تیار کی گئی "مرہم عیسیٰ" کے ذریعہ اُن کے زخم مندمل ہوئے بے ہوشی جاتی رہی۔ تب ایک طویل خفیہ سفر پر روانہ ہوئے اور بالآخر ۱۲۰ سال کی عمر میں بمقام سرینگر محلہ خانیار وفات پائی۔ اس سے ظاہر ہے کہ ۷۰ء میں یہود پر جو تباہی آئی۔ حضرت مسیح ناصری کی زندگی میں ہی آئی۔ لیکن آپؑ اس وقت اس علاقہ سے بہت دور جا چکے تھے۔ بہرحال یہود کی دوسری تباہی کا حضرت مسیح کی بعثت سے ایک گہرا تعلق ضرور ہے جیسا کہ آیت کریمہ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا سے ظاہر ہے

اب ہر دو سلسلوں کی مشابہت تامہ کے لئے ضروری ہے کہ سلسلہ موسویہ میں جس طرح حضرت موسیٰ مرد خدا کے بعد چودھویں صدی میں حضرت مسیح کی بعثت ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اس مدت میں مسیح محمدی کا نزول بھی عمل میں آئے۔ چنانچہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ اور اقوال بزرگان سے بھی مسیح موعود کے نزول کا یہی زمانہ ثابت ہوتا ہے

خدا کا شکر ہے کہ اُس نے اپنے وعدہ کے مطابق اس زمانہ کے مسیح کو جو دوسرے پہلو سے مہدی بھی ہے عین وقت پر مبعوث فرمایا۔ اور بمقتضائے حدیث امامت مہدی کا وہی امام قرار پایا اور وہی حکم و عدل ٹھہرا اس کے ذریعہ کسرِ صلیب ہوئی اور اسلام کی عالمگیر سربلندی اور اس کے روحانی غلبہ کی بنیاد اُس کے مبارک ہاتھوں رکھی گئی۔

جب تقدیر کے وہ نوشتے بھی جو بنی اسرائیل

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے قیام اور بنی نوع انسان کو دکھوں سے بچانے کیلئے خلقِ عظیم کا بے نظیر مظاہرہ فرمایا

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ آپؐ کی اتباع کرے اور بنی نوع انسان کا حقیقی ہمدرد اور غمخوار بننے کی کوشش کرے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۱ر ظہور ۱۳۴۸ ہش بمقام الامتیاز کراچی

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔اے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی :-

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۚ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (الانعام ۶ : ۱۶۳ — ۱۶۴)

اس کے بعد فرمایا :-

احباب جماعت کا یہ مشورہ تھا کہ آج احمدیہ ہال کی بجائے ایک جمعہ کی نماز یہاں ہو جائے اسی طرح مختلف حلقوں کی مساجد میں الگ الگ جمعہ کی نماز پڑھ لی جائے۔ میں نے اس مشورہ کے پیشِ نظر اجازت دے دی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ضرورت سے زیادہ احتیاط تھی۔ یا احتیاط کا یہی تقاضا تھا۔ بہرحال وہ مضمون جو آج میں بیان کرنا چاہتا تھا یعنی چاند پر انسان کے اُترنے کے متعلق اس کو میں نے چھوڑ دیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اس مضمون کو ساری جماعت کے سامنے بیان کر دوں۔ اس لئے اس کی بجائے آج میں مختصراً

ایک اور ضروری امر

کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ مختصراً اس لئے کہ صبح جب میں اُٹھا تو میرے سر میں جگر کی خرابی کی وجہ سے چکر آرہے تھے۔ میں نے کروٹ لی تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ساری دُنیا گھوم گئی ہے۔ اب نسبتاً افاقہ ہے۔ پھر بھی جھٹکے کے ساتھ یا رکوع سے اُٹھتے وقت چکر آنے کی تکلیف ہو جاتی ہے چونکہ مجھے وہ مضمون چھوڑنا پڑا تھا اس لئے میں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ میری رہنمائی فرمائے اور کوئی دوسرا مضمون میرے دماغ میں آجائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری دُعا کے نتیجہ میں اپنے فضل سے میری زبان پر صبح ہی "وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔" کا فقرہ جاری کر دیا۔ میں نے اس سے پہلی آیت کو ملا کر اس کے معانی و مطالب پر غور کیا دراصل ان دونوں آیتوں کے بڑے وسیع معانی ہیں۔ لیکن اس وقت میں ان کے بہت سے معانی میں سے صرف ایک معنی بیان کرنے پر اکتفا کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ اے رسول! آپؐ دنیا کو اپنے قول اور فعل سے یہ بتا دیں کہ میری عبادت اور میری قربانی بھی۔ میرا جینا بھی اور میرا مرنا بھی سب اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے۔ اس میں دراصل عبادت اور قربانی کا تعلق بھی "مماتی" ہی سے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا سوال ہو یا اس کی راہ میں دوسری قربانیاں دینے کا سوال ہو۔ اس سے نابُود کرنے کا سوال ہو یا اس کی تسبیح کرنے کا سوال ہو۔

سب عبادات اور قربانیوں میں

اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے نفس پر ایک موت وارد کرنی پڑتی۔ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا بندہ جب اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے موت کو قبول کرتا ہے تو یہ موت اس کی اخروی فنا کا باعث نہیں بنتی بلکہ اس کی دائمی حیات کا باعث بن جاتی ہے اگر انسان اپنی اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ میں فنا ہو کر اس کی ہر صفت اور اس کی ہر صفت کے ہر جلوے کے سامنے اپنی گردن رکھ دے تو اُسے اپنے رب سے ہر پہلو اور ہر نا وجہ ایک کامل اور مکمل حیات نصیب ہوتی ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چونکہ جسمانی۔ ذہنی۔ اخلاقی اور روحانی قویٰ اس رنگ میں کامل اور مکمل تھیں کہ کوئی انسان پہلوں اور پچھلوں میں سے انکا مقابلہ ہی نہیں کر سکتا کیونکہ آپؐ نے کمالِ فنا کے ذریعہ ایک کامل حیات پائی تھی۔ آپؐ نے اپنی اس حیات مقدسہ کو اپنی ذاتی اغراض کے حصول کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ آپؐ زندگی بھر توحید خالص کے قیام پر ہمہ تن کوشاں اور بنی نوع انسان کی خدمت میں ہمہ وقت مصروف رہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اپنے نفس پر موت وارد کرنے سے ذات تو پہلے ہی فنا ہو چکی ہوتی ہے۔ اسلئے ذاتی اغراض کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ورنہ تو ہمارے اس بیان میں تضاد واقع ہو جائے گا۔

پھر "لَا شَرِیْکَ لَہٗ" میں بتایا کہ ایسا انسان شرک کی ہر راہ سے بچنے والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات اور ان کے جلووں کا مظہر ہوتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی صفات غیر محدود ہیں۔ اور ان سب کا اپنے علم میں احاطہ کر کے ان کا مظہر بننا انسان کے بس کی بات نہیں۔ تاہم انسانیت کے ساتھ جن صفات اور ان کے جلووں کا تعلق ہے ہر انسان بقدر استعداد اور کوشش ان کا مظہر بن سکتا ہے۔ اور ایسے انسان کی زندگی دراصل اللہ تعالیٰ کے جلال کی مظہر اور اس کی عظمت اور کبریائی کے قیام کا باعث ہوتی ہے ایسی مبارک زندگی میں سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی مظہر اتم تھی۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کی عظمت اور کبریائی کو قائم کرنے میں دن رات ایک کر دیا اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی ہر مخلوق خصوصاً بنی نوع انسان کو ہر قسم کے دکھوں سے بچانے اور ہر قسم کے سُکھ پہنچانے میں اپنے خلقِ عظیم کا بے نظیر مظاہرہ کیا۔

پس حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صفات کا کامل مظہر تھا۔ آپؐ نے جس رنگ میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال اور اس کی کبریائی کو دُنیا میں ظاہر کیا اس رنگ میں نہ کسی اور انسان نے ظاہر کیا اور نہ کر سکتا تھا کیونکہ "اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ" کا کامل مظاہرہ آپؐ ہی نے کیا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا سب سے زیادہ علم آپؐ ہی کو تھا کیونکہ جب تک الہٰی صفات کا علم نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی پیروی نہیں کی جا سکتی اور اس کی صفات کا مظہر نہیں بنا سکتا۔ اگر آپ قرآن کریم پر ایک سرسری نظر ڈالیں اور پہلے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہونے والی کتب جس رنگ میں بھی وہ اس وقت موجود ہیں۔ گو وہ اپنی اصلی شکل میں وہ نہیں ہیں لیکن یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ کوئی بھی نورانی جھلک ان میں نہیں پائی جاتی۔ بہرحال ان کتب سابقہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی اس تعلیم سے جو قرآن کریم پر مشتمل ہے مقابلہ و موازنہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے وہ جلوے اُن میں نظر نہیں آتے جو ہمیں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ

کی زندگی میں اور آپ پر نازل ہونے والی تعلیم میں نظر آتے ہیں۔ غرض کتب سابقہ نے اللہ تعالیٰ کی صفات اور ان کے جلووں کے متعلق جو تعلیم دی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم و معرفت پر مشتمل تعلیم کے مقابلے میں بڑی ناقص ہے۔ اس لحاظ سے بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بہت بلند ہے۔

پس حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ کہلوایا کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی صفات کی معرفت کے نتیجہ میں ایک طرف عظمت و جلال الٰہی کو قائم کروں اور دوسری طرف بنی نوع انسان کی خدمت کرتا رہوں۔ اس وقت دنیا حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ کے ہر دو پہلوؤں کے مظاہر اور ہر دو جلووں کی محتاج ہے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا تعلق ہے دنیا اس سے ناواقف اور ناآشنا ہے۔ اور وہ چیز جو اس الٰہی عظمت و جلال کے مقابلہ میں کمزور ذرہ بھی نہیں ہے۔ اہلِ اقتدار انسان اپنا سر اسکے سامنے جھکا دیتا ہے۔ حالانکہ ہر وہ سر جو خدا تعالیٰ کے آستانہ کے علاوہ کسی اور جگہ جھکتا ہے وہ ہمیں بتا رہا ہوتا ہے کہ دراصل دنیا کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی ضرورت ہے لیکن لوگ آپ کے مقام کو پہچانتے اور اپنی ضرورت کو سمجھتے نہیں۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اسلام میں انسان کے جو حقوق قائم کئے ہیں اُن سے بڑی بے اعتنائی برتی جا رہی ہے انسانی حقوق ادا نہیں ہو رہے۔ دراصل

حقوق اور فرائض

پہلو بہ پہلو چلتے ہیں اگر ہر انسان اپنے فرائض کو پورا کرے تو ہر دوسرے انسان کے حقوق ادا ہو جائیں گے۔ اسی لئے قرآن کریم نے حقوق اور فرائض کو متوازی رکھا ہے ہر ایک کو فرمایا ہے کہ تم پر کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں اور تم میں سے ہر ایک کے کچھ حقوق بھی قائم کئے گئے ہیں۔ جو تمہارا فرض ہے اس کو تم ادا کرو جو تمہارا حق ہے اس کے ملنے کے ... سامان پیدا ہو جائیں گے۔

غرض بنی نوع انسان کا خادم بننا اور بنی نوع انسان کا ہمدرد و غمخوار بننا ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ آج اس وقت اس کی ضرورت سب سے زیادہ ہمیں اس لئے محسوس ہو رہی ہے کہ ہمیں یہ نظر آ رہا ہے کہ ساری دنیا میں اقتصادی لحاظ سے انسان پر مختلف دل دہلا دینے والے دباؤ پڑ رہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ دباؤ کامیاب ہو گئے تو بنی نوع انسان میں سے وہ حصے بھی کہ جو اس وقت تک حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ جوڑے ہوئے ہیں اس رشتہ کو منقطع کرنے پر مجبور ہو جائیں گے اور آپ سے قطع تعلق کر کے اپنی دینی ضروریات اور مقاصد کے حصول کیلئے دوسرے مختلف ازموں (isms) (نظریات) سے رشتہ جوڑ لیں گے۔ حالانکہ یہ مختلف ازم (isms) (نظریات) صحیح معنی میں انسانی ضروریات اور مقاصد کو قطعاً پورا نہیں کر سکتے۔ ہمارے لئے اگرچہ ہر دوسری چیز برداشت کرنا سہل اور آسان ہے لیکن اس چیز کو ہم کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ آج وہ جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور خادم ہیں کل آپ سے دور چلے جائیں اور کارل مارکس یا لینن یا سٹالن یا کسی اور انسان سے اپنا تعلق قائم کریں اور ان کے ذریعہ سے اپنی ضرورتیں پوری ہونے کی توقع رکھیں۔ حالانکہ ان کے نظریات اور خیالات خود اپنی ذات میں سراسر مبہم اور گمراہ کن ہیں یہ چند نعرے ہیں جن کی تعیین نعرے لگانے والوں یا نعرے لگانے والوں کے دماغ میں بھی نہیں ہے۔ جو غیر معین چیز دیسے بھی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اسلئے کسی مقصد کے حصول کیلئے یہ ایک نہایت اہم اور ضروری بات ہے کہ وہ معین اور واضح طور پر ہمارے سامنے ہو اگر وہ معین اور واضح طور پر ہمارے سامنے نہیں تو اس کا حصول پہلے ہی دن سے ناممکن ہو جائے گا۔ قرآن کریم نے ہر مقصد پوری وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ کیونکہ یہ کتاب مبین ہے اور قرآن کریم نازل کرنے والے نے ایسا سامان پیدا کیا ہے کہ ہر زمانہ میں قرآن کریم کی تعلیم کے وہ حصے جو کتاب مکنون میں ہوتے ... ظاہر ہوتے رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندے پیدا ہوتے ہیں ... ضروریات وقت کو پورا کرنے والے نئے سے نئے علوم کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔

بہر حال ... اِنَّ ... نُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ... حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اسوہ حسنہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے پر ایمان لانے کے بعد اسی اسوہ پر عمل کرنا ہمارے لئے بدرجہ اولیٰ ضروری ہے یعنی ایک طرف ہم

توحید خالص پر قائم ہوں

اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہمارا کسی اور سے نہ کوئی رشتہ باقی رہے۔ نہ کسی اور سے کوئی محبت باقی رہے۔ نہ کسی اور سے کوئی تعلق باقی رہے۔ صرف اللہ تعالیٰ پر ہمارا توکل ہو۔ دنیا کے جتنے رشتے ہیں دنیا کے جتنے تعلقات ہیں وہ خدا ایسا ہو کہ اس کی رضا کے لئے اور اس کی ہدایت کے مطابق ہوں۔ یہ دنیا اگرچہ تعلقات پر قائم ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کہے کہ ان رشتوں کو سمجھو تو اس وقت ہم ان رشتوں کو رشتہ سمجھیں۔ جب خدا تعالیٰ کہے کہ ان تعلقات کو قائم کرو تو اس وقت ہم ان تعلقات کو قائم کرنے والے ہوں ہم خدا تعالیٰ کے حکم اور ہدایت کے مطابق بنی نوع انسان کی اس رنگ میں خدمت کرنے والے ہوں کہ اسکے بندے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کو سمجھنے لگیں اور دوسری طرف اسکے بندوں کی دنیوی یا نفسانی تکلیف کو دور کریں۔ جہاں تک نفسانی تکالیف کا تعلق ہے انسان کی ہر تکلیف اس کے نفس سے شروع ہوتی ہے " اِذَا مَرِضْتُ (الشعراء ۲۶: ۸۱) والی حالت ہوتی ہے۔ ہر دکھ اپنے نفس کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر جب خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو جائے تو اس وقت وہ مریض ٹھیک اور بیمار دکھ دور ہو جاتا ہے۔

پس خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس وقت دنیا کا بہت بڑا حصہ پیار چاہتا ہے دنیا کا بہت بڑا حصہ اپنی عزتِ نفس کا متلاشی ہے کیونکہ دنیا اس کو وہ عزت و احترام نہیں دے رہی جو اس کا حق تھا۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ اپنے دکھوں کا مداوا چاہتا ہے اور دنیا کا بہت بڑا حصہ اس جستجو میں ہے کہ اس کی زندگی کس طرح سکون اور آرام سے گذرے اب دنیا کو یہ پیار و محبت یہ عزت و احترام۔ یہ دکھ درد کا مداوا اور یہ سکون اور آرام کی زندگی صرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہی پہنچائی جا سکتی ہے دنیا والے اس سکون اور آرام کو صرف اس وقت حاصل کر سکتے ہیں۔ جب وہ اپنے نفسوں پر ایک فنا طاری کر کے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات میں محو ہو جائیں اور پھر خدا تعالیٰ سے ایک نئی زندگی پائیں جو دراصل سکون اور آرام کی زندگی ہوتی ہے .... بشاشت اور خوشحالی کی زندگی ہوتی ہے۔ لیکن ان لوگوں تک یہ پیغام پہنچانا انہیں یہ راہیں بتانا اب آپ کا فرض ہے۔ جسے آپ زبانی تبلیغ اور عملی نمونے سے مؤثر رنگ میں نباہ سکتے ہیں اور ان پر یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ تمہاری بھلائی اور بہتری، تمہاری خوشحالی اور فارغ البالی تمہارے حقوق کا کماحقہٗ حصول صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ تم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آجاؤ۔ قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ لو وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ میں اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے جس کی حقیقی تفسیر حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں ہمارے سامنے ہے پس اس اسوۂ حسنہ کی پیروی میں قرآن کریم کی روشنی کو دنیا میں پھیلانا ہمارا فرض ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس فرض کو کماحقہٗ نبھانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ؛؛

ولادت

مورخہ ۱۲/۷ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین۔

خاکسار عبد اللطیف ملکانہ ٹیچر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول قادیان نزیل راٹھ

نوٹ:۔ مکرم عبد اللطیف صاحب ملکانہ نے اس خوشی میں مبلغ دس روپے اعانت بدر بھی ارسال فرمائے ہیں۔ فجزاهم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیٹر بدر)

تقریر جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۷۰

ذکرِ حبیب علیہ السلام

از محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم-اے مؤلف اصحاب احمد

(آخری قسط)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کو رشتہ قبول کرنے کے تعلق میں بعض نصائح حضور علیہ السلام نے فرمائیں ان میں یہ بھی تحریر فرمایا کہ:-

"شریعتِ اسلام میں حکم ہے کہ عورتوں کی عزت کرو اور ان کی بداخلاقی پر صبر کرو اور جب تک ایک عورت پاکدامن اور خاوند کی اطاعت کرنے والی ہو تب تک اس کے حالات میں بہت نکتہ چینی نہ کرو کیونکہ عورتیں پیدائش میں مردوں کی نسبت کمزور ہیں یہی طریق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ عورت بالکل تیر کی طرح سیدھی ہو جائے وہ غلطی پر ہے - عورتوں کی فطرت میں ایک کجی ہے جو کسی صورت سے دور نہیں ہو سکتی"۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت ۸۰۹)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ میں کسی وجہ سے اپنی بیوی پر خفا ہوا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو ان کی بڑی اہلیہ کے ذریعہ اس کا علم ہوا تو آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر صرف اتنا فرمایا مفتی صاحب آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہاں ملکہ کا راج ہے۔ اور میں آپ کا مطلب سمجھ گیا۔ یہ روایت تحریر کر کے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ رقم کرتے ہیں کہ ان عجیب معنی خیز الفاظ سے یہ اشارہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے خانگی معاملات میں حضرت ام المومنین کی بات بہت مانتے تھے۔ اور گویا گھر میں حضرت ام المومنین کی حکومت ہے۔ اور مفتی صاحب کو اپنی بیوی سے سلوک کرتے ہوئے محتاط رہنا چاہیئے۔

(سیرت المہدی حصہ دوم روایت ۴۲۹)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک بچے نے چھپکلی مار کر مذاقاً حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی اہلیہ پر پھینک دی جس پر ڈر کے مارے ان کی چیخیں نکل گئیں مسجد کے قرب کی وجہ سے ان کی آواز مسجد میں بھی سنائی دی گھر آنے پر حضرت مولوی صاحب نے جوشِ غیرت میں اپنی بیوی کو بہت کچھ سخت سست کہا حتی کہ ان کے بہ غصہ کی آواز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نیچے اپنے مکان میں بھی سن لی اس بارے میں اسی شب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا

"یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت ۸۰۴)

الہام الٰہی نے ظاہر کر دیا کہ عنداللہ ایک احمدی سے اس کے اہلبیت کے لئے کس درجہ حسن سلوک ضروری ہے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ہی حضرت اقدس کی سیرت کے اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:۔

پہلے میں حضرت خلیفۃ اللہ کی معاشرت کی نسبت کچھ لکھتا ہوں۔ اس لئے کہ سب سے بڑی اور قابل فخر اہلیت کسی شخص کی اس سے ثابت ہوتی ہے کہ اہل بیت سے اس کا تعلق اعلیٰ درجہ کا ہو اور اس کا گھر اس کی قوتِ انتظامی اور اخلاق کی وجہ سے بہشت کا نمونہ ہو جس کی بڑی ۔ ۔ بڑی تعریف یہی ہے کہ وہاں دلوں کی تپس اور جلن اور رنج اور کدورت اور غل اور حسد کے محرکات اور موجبات نہ ہونگے۔ خدا تعالیٰ کی حکیم کتاب میں آیا ہے۔ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور اس حکیم کتاب کا علی نمونہ ہمارے سید و مولا رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ یعنی تم میں سے افضل اور خیر و برکت سے بھرا ہوا وہی ہے جس کی رفتار اپنے اہل سے خیر و برکت کی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دس برس سے میں بڑی غور اور نکتہ چینی کی نگاہ سے ملاحظہ کرتا رہا ہوں اور پوری بصیرت سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضرت اقدس کی جبلتِ پاک میں شیطان کے اس مس کا کوئی بھی حصہ نہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس بات کو اندرون خانہ کی خدمتگار عورتیں جو عوام الناس سے ہیں اور فطرتی سادگی اور انسانی جامہ کے سوا کوئی تکلف اور تصنع کی زیرکی اور استنباطی قوت نہیں رکھتیں بہت عمدہ طرح سے محسوس کرتی ہیں۔ وہ تعجب سے دیکھتی ہیں۔ اور زمانہ اور اپنے گرد و پیش کے عام عرف اور برتاؤ کے بالکل برخلاف دیکھ کر بڑے تعجب سے کہتی ہیں اور میں نے بارہا انہیں خود حیرت سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ "مرجا بیوی دی گل بڑی مندا ہے" ایک دن خود حضرت فرماتے تھے کہ فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں عورت کی برداشت کی جائیں اور فرمایا:۔

ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے۔ اور یہ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکریہ ہے کہ عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں

اسی طرح بیان کرتے ہیں:۔

جن دنوں امرتسر میں ڈپٹی آدم سے مباحثہ تھا ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت اس دن معمولاً سر درد سے بیمار ہو گئے تھے شام کو جب مشتاقِ زیارت ہمہ تن چشم انتظار ہو رہے تھے۔ حضرت مجمع میں تشریف لائے۔ منشی عبدالحق صاحب لاہوری پینشنر نے کمال محبت اور رسم دوستی کی بناء پر بیماری کی تکلیف کی نسبت پوچھنا شروع کیا اور کہا کہ آپ کا کام بہت نازک اور آپ کے سر پر بھاری فرائض کا بوجھ ہے۔ آپ کو چاہئے کہ جسم کی صحت کی رعایت کا خیال رکھیں اور ایک خاص مقوی غذا لازماً روز آپ کے لئے تیار ہونی چاہیئے حضرت نے فرمایا ہاں بات تو درست ہے۔ ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف ہوتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتیں اس پر ہمارے پرانے موحد خوش اخلاق، نرم طبع مولوی عبداللہ غزنوی کے مرید منشی عبدالحق صاحب فرماتے ہیں۔

اجی حضرت! آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں سکتے۔ اور رعب پیدا نہیں کر سکتے میرا یہ حال ہے کہ میں کھانے کے لئے خاص اہتمام کیا کرتا ہوں اور ممکن ہے کہ میرا حکم کبھی ٹل جائے۔ اور میرے کھانے کے اہتمام خاص میں کبھی کسر و فرق آ جائے ورنہ ہم دوسری طرح خبر لیں۔

میں ایک طرف بیٹھا تھا منشی صاحب کی اس بات پر اس وقت خوش ہوا۔ اس لئے کہ بظاہر یہ بات میرے محبوب آقا کے حق میں تھی اندر میں خود فرط محبت سے اس سوزش بچار میں رہتا تھا کہ معمولی غذا سے زیادہ عمدہ غذا آپ کے لئے ہونی چاہیئے۔ اور ایک دماغی محنت کرنے والے انسان کے حق میں لنگر کا معمولی کھانا بدل مایتحلل نہیں ہو سکتا اس بنا پر میں نے منشی صاحب کو اپنا بڑا مؤید پایا اور بے سوچے سمجھے ـــــ درحقیقت ان دنوں الٰہیات میں میری معرفت ہنوز بہت صاف درس چاہتی تھی ـــــ بوڑھے صوفی اور عبداللہ غزنوی کی صحبت کے تربیت یافتہ تجربہ کار کی تائید میں بول اٹھا کہ ہاں حضرت! منشی صاحب درست فرماتے ہیں حضور کو بھی چاہئے کہ درشتی سے یہ امر منوائیں حضرت نے میری طرف دیکھا اور تبسم سے فرمایا:۔

ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے میں ذکی الحس آدمی اور ان دنوں تک عزت اور بے عزتی کو دنیا دار دل۔ کہ عربی اصطلاح کے قالب میں ڈھالنے اور اپنے تئیں ہر بات میں کچھ سمجھنے اور ماننے والا خدا ہی خوب جانتا ہے۔ کہ میں اس مجلس میں کسقدر شرمندہ ہوا اور مجھے سخت افسوس ہوا کہ کیوں میں نے ایک لمحہ کے لئے بھی بوڑھے تجربہ کار نرم خو صوفی کی پیروی کی

اس ذکر سے میری غرض یہ ہے کہ اس انسان میں جو مجبولاً پاکیزہ فطرت اور حقوق کا ادا کرنے والا اور اخلاقِ فاضلہ کا معلم ہو کر آیا ہے اور دوسرے لوگوں میں جنہیں نفس نے مغالطہ دے رکھا ہے کہ وہ کبھی کسی صحبت میں کوئی گھاٹی طے کر چکے ہیں اور ہنوز وہی اخلاق سے ذرہ بھی حصہ نہیں لیا بڑا فرق ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اس بدمزاج دوست کا واقعہ سن کر آپ دیر معاشرتِ نسواں کے بارے میں گفتگو کرتے رہے اور آخر میں فرمایا۔

میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا۔ اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگِ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے۔ اور بایں ہمہ کوئی دلآزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیتِ الٰہی کا نتیجہ ہے۔ مجھے اس بات کے سننے سے اپنے حال اور اپنی معرفت اور عمل کا خیال کر کے کس قدر شرم اور

ندامت حاصل ہوئی بجز خدا کے کوئی جان نہیں سکتا۔"

(سیرت مسیح موعود ص ۶۱ تا ۶۱)

دین کے لئے غیرت

اور

حضور صلعم سے محبت

مجدد حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے رفیق حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید نے سنا کہ ایک غیر مسلم سپاہی کا دعویٰ ہے کہ تیرنے میں کوئی شخص اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا غیرت کے باعث آپ نے مشق شروع کر دی اور مہارت پیدا کر کے اسے دعوت مقابلہ دی اسی طرح کا ایک واقعہ علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کے استاد شمس العلماء مولوی میر حسن صاحب سیالکوٹی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اس زمانہ کا بیان کرتے ہیں کہ جب حضور ملازمت کے سلسلہ میں سیالکوٹ میں قیام رکھتے تھے۔ ایک دفعہ کچہری کے اہل کاروں میں تیز دوڑنے اور مسابقت کا ذکر شروع ہو گیا ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ میں بہت دوڑ سکتا ہوں آخر ایک شخص بلا سنگھ نام نے کہا کہ میں دوڑنے میں سب سے سبقت لے جاتا ہوں حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ میرے ساتھ دوڑو تو ثابت ہو جائے گا کہ کون بہت دوڑتا ہے۔ ایک صاحب منصف مقرر ہوئے۔ ایک شخص کو پہلے آخری حد پر بھیج دیا گیا دوڑ ننگے پاؤں ہوئی جس میں حضرت مرزا صاحب سبقت لے گئے

(سیرت المہدی حصہ اوّل روایت ۲۸۰)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ ایک غیرت کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ لاہور کے ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک مسجد میں حضور وضو فرما رہے تھے کہ ایک شخص معاند آیا اور اس نے سلام کیا۔ جواب نہ ملنے پر اسنے یہ خیال کر کے کہ آپ نے سنا نہیں دوسری طرف سے ہو کر پھر سلام کیا مگر آپؑ نے پھر بھی توجہ نہ کی اس کے بعد حاضرین میں سے کسی نے کہا حضور فلاں صاحب نے سلام کیا تھا۔ فرمایا "ہمارے آقا کو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے۔

(سیرت المہدی حصہ اوّل روایت ۲۸۱)

یہاں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے آقا سے آپ کی محبت کا ذکر آگیا۔ حضورؑ سے آپ کا عشق عدیم المثال تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم !!!
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام باغ میں ایک چارپائی پر تشریف رکھتے تھے اور دوسری دو چارپائیوں پر بعض احباب بیٹھے تھے۔ میں دو چار آدمیوں سمیت ایک بوری پر بیٹھا تھا حضور تقریر فرما رہے تھے۔ کہ اچانک حضور کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب آپ میرے پاس چارپائی پر آ کر بیٹھ جائیں مجھے شرم محسوس ہوئی کہ میں حضور کے ساتھ برابر ہو کر بیٹھوں حضور نے دوبارہ فرمایا تو میں نے عرض کی کہ حضور! میں یہیں اچھا ہوں تیسری بار حضور نے خاص طور پر فرمایا کہ آپ میری چارپائی پر بیٹھ جائیں۔ کیونکہ آپ سید ہیں اور آپ کا احترام ہم کو منظور ہے۔

گویا چودہ سو سال گذر جانے پر بھی آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے حضور کی اولاد کا اسقدر پاس تھا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت ۹۱۶)

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دوپہر کے وقت مسجد مبارک میں داخل ہوا تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت حسان بن ثابتؓ کا یہ شعر پڑھ رہے تھے (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درباری شاعر تھے اور انہوں نے یہ شعر حضور کی وفات کے وقت کہا تھا۔

کنت السواد لناظری فعمی علیک الناظر
من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

ترجمہ:۔ تو میری آنکھ کی پتلی تھا پس تیری موت سے میری آنکھ اندھی ہو گئی تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے پرواہ نہیں کیونکہ مجھے تو بس تیری ہی موت کا ڈر تھا۔ جو واقع ہو چکی ہے۔ میری آہٹ سن کر حضرت صاحب نے چہرے پر سے رومال والا ہاتھ اٹھا لیا تو میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں"۔

اس پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس شخص کے سمندرِ عشق کی تہہ کو کون پہنچے کہ جو اس واقعہ کے تیرہ سو سال بعد تنہائی میں جبکہ اسے خدا کے سوا کوئی دیکھنے والا نہیں

آل کشمیر احمدیہ کانفرنس

بتاریخ ۲۷۔ ۲۸ر ۲۹ر اگست بمقام سرینگر

بتاریخ ۲۷ر ۲۸ر ۲۹ر اگست آل کشمیر احمدیہ کانفرنس احاطہ مسجد احمدیہ سرینگر میں منعقد ہو گی۔

مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ جماعت ہوگا۔

البتہ موسم کے مطابق احباب بستر اپنے ہمراہ لائیں یہ موسم اللہ تعالےٰ کے فضل سے سیاحت کے لئے بھی اچھا ہوتا ہے۔

المعلن

غلام نبی نیاز صدر آل کشمیر جلسہ کمیٹی سرینگر

تھا یہ شعر پڑھتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بہہ نکلتا ہے۔ اور وہ شخص ان لوگوں میں سے نہیں ہے جن کی آنکھیں بات بات پر آنسو بہانے لگ جاتی ہیں بلکہ وہ شخص ہے کہ جس پر اسکی زندگی میں مصائب کے پہاڑ ٹوٹے اور غم و الم کی آندھیاں چلیں مگر اس کی آنکھوں نے کبھی اس کے جذباتِ قلب کی غمازی نہ کی۔

(سیرت المہدی حصہ دوم روایت ۳۲۲)

ہدایت خلق کے لئے سچی تڑپ

لوگوں کی ہدایت کے لئے حضور کے دل میں بہت زیادہ اور حقیقی تڑپ تھی حضرت مولوی فتح دین صاحب ساکن دھرم کوٹ نزد بٹالہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور عالم جوانی سے صحبت میں رہے ہیں بیان کیا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور اکثر حاضر ہوا کرتا تھا اور کئی مرتبہ حضور کے پاس رات کو بھی قیام کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آدھی رات کے قریب حضرت صاحب بہت بے قراری سے تڑپ رہے تھے۔ اور ایک کونہ سے دوسرے کونہ کی طرف تڑپتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ جیسے کہ ماہی بے آب تڑپتی ہے یا کوئی مریض شدتِ درد کی وجہ سے تڑپ رہا ہوتا ہے۔ میں اس حالت کو دیکھ کر سخت ڈر گیا۔ اور بہت فکر مند ہوا۔ اور دل میں کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ اس وقت میں پریشانی میں ہی مبہوت لیٹا رہا یہاں تک کہ حضور کی وہ حالت جاتی رہی صبح میں نے اس واقعہ کا ذکر حضور سے کیا کہ رات کو میری آنکھوں نے اس قسم کا نظارہ دیکھا ہے۔ کیا حضور کو کوئی تکلیف تھی؟ یا دردِ گردہ وغیرہ کا دورہ تھا حضور نے فرمایا "میاں فتحدین! کیا تم اس وقت جاگتے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں اسلام کی مہم یاد آتی ہے۔ اور جو جو مصیبتیں اس وقت اسلام پر آ رہی ہیں۔ ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے۔ اور یہ اسلام کا ہی درد ہے۔ جو ہمیں بے قرار کر دیتا ہے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت ۵۱۶)

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص و صادق خدام بننے کی توفیق ارزاں کرے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

درخواستِ دعا (۱) مکرمہ تسلیمہ اختر ایم۔ اے بنت مکرم محمد عبد اللہ صاحب خان سرینگر آج کل کسی قدر بیمار رہتی ہیں بزرگان و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (۲) مکرم محمد ذکر صاحب عرف اکو دینی و دنیوی ترقی۔ نیز اپنے نیک ارادوں میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے نیک خواہشات کو پورا کرے آمین (۳) مکرم محمد خلیل صاحب بند اور گل محمد ریشی آف ماری پاریگام کامل شفایابی کے لئے بزرگان سے درخواستِ دعا کرتے ہیں محمد خلیل صاحب بند نے تعمیر مسجد احمدیہ سرینگر کے لئے بجمعہ ۔ روپیہ کی نقد و اعانت بھیجی ہے — خاکسار غلام نبی از سرینگر

غلبہ اسلام — اور — تعلیم القرآن

اسلام کو تعلیم القرآن کے ذریعہ ہی غالب کیا جاسکتا ھے

ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارویں تربیتی کلاس (منعقدہ ۲۸ ہجرت تا ۱۰ احسان) کا افتتاح فرماتے ہوئے سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم فاضل نے جو تقریر فرمائی اس کا متن قارئین کرام کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ھے۔

لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کا مقصد آپ کے الہام يحيي الدين ويقيم الشريعة میں جامع اور مانع طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس مختصر الہام میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ آپ کی بعثت کا مقصد وحید دین اسلام کا احیاء اور شریعت محمدیہ کا قیام ہے اس بات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ وہ اسلام کو کل ملتوں پر غالب کرے گا۔ اس نے مجھے اس مطلب کے لئے بھیجا ہے۔ اور اسی طرح بھیجا ہے۔ جس طرح پہلے مامور آتے رہے۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۳ صفحہ ۱۲۲)

ہر وہ فرد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ مطلب کہ وہ اپنے آقا کے بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنا تن من دھن قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ اور جس قربانی کا بھی مطالبہ کیا جائے گا اس کے پیش کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہے گا۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت قرآنی ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات - - - - کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قرآن کریم نے فاستبقوا الخیرات کہہ کر اور ایک جگہ والسّٰبقٰت سبقاً فرماکر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اس دنیا میں مقابلہ ہو رہا ہے تمہارا فرض ہے کہ اس مسابقت میں سب سے آگے نکلنے کی کوشش کرو ہماری جماعت کو بھی چاہیئے کہ ہم میں سے ہر فرد اپنے نفس کو ٹٹولتا رہے۔ اور دین کے ساتھ ایک گہری محبت اور شیفتگی پیدا کرنے کی کوشش کرے اور سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے یہی ایک مقصد اپنے سامنے رکھے کہ ہم نے اسلام کو دنیا میں غالب کرنا ہے۔ جب تک یہ روح ہمارے اندر پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۲۵۲)

اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے۔ اسلامی تعلیم پر جہاں ہمیں خود عمل کرکے بہتر نمونہ پیش کرنا ضروری ہے وہاں اس تعلیم کی خوبیوں کو دوسروں کے سامنے بیان کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ اور یہ دونوں کام اس وقت تک پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتے۔ جب تک کہ ہمیں خود اسلامی تعلیم کا علم نہ ہو اور اسی غرض کے لئے مرکز میں تعلیم القرآن کلاس یا جیسا کہ اب آپ تشریف لائے ہیں تربیتی کلاس جاری کی گئی ہے۔

یہ تربیتی کلاس اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کے پیش نظر آج سے تقریباً بیس ۲۰ اکیس ۲۱ برس قبل حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پر جاری کی گئی تھی۔ یہ ارشادِ باری سورۃ توبہ میں ہوا ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما كان المؤمنون لينفروا كافة فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون

(سورۃ توبہ آیت ۱۲۲)

اردو ترجمہ یہ ہے کہ اور مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے نکل پڑیں پس کیوں نہ ہو اکہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر بے دینی سے ہوشیار کرتے تاکہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں۔

اس آیت کریمہ کی وضاحت فرماتے ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

یعنی ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو تفقہ فی الدین کریں یعنی جو دین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ اس میں تفقہ کر سکیں یہ نہیں کہ طوطے کی طرح یاد ہو اور اس میں غور و فکر کی مطلق عادت نہ ہو

اس سے وہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے۔ اور وہی ہماری غرض ہے۔ یعنی محل اور موقعہ کے حسب حال جواب دے سکیں۔ مناظرہ کر سکیں لیکن چونکہ سب کے سب ایسے ہو نہیں سکتے۔ اس لئے یہ نہیں فرمایا کہ سب کے سب ایسے ہو جائیں بلکہ یہ فرمایا کہ ہر جماعت اور گروہ میں سے ایک ایک آدمی ہو اور گویا ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہونی چاہئے جو تبلیغ و اشاعت کا کام کر سکیں۔ اس لئے بھی کہ ہر شخص ایسی طبیعت اور مذاق کا نہیں ہوتا۔

(الملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۰۲-۳۰۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو احمدی بچوں اور طلبہ کو دینی تعلیم سکھانے کی اس قدر لگن تھی۔ کہ وہ اسکول جو حضرت اقدس کے زمانے میں مروجہ علوم سکھانے کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ اسکی تعطیل کے دن بھی حضور انور کم از کم دو گھنٹے کے لئے دینی تعلیم کے لئے وقف کرنے کے مشتاق تھے۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک یہ قاعدہ ہونا چاہئے کہ ان بچوں کو تعطیل کے دن مولوی سید محمد احسن صاحب یا مولوی حکیم نورالدین صاحب زبانی تقریروں کے ذریعہ ان کو قرآن شریف اور علم حدیث یا مناظرہ کا ڈھنگ سکھاتے اور کم از کم دو گھنٹے ہی اس کام کے لئے رکھے جاتے میں یقیناً کہتا ہوں کہ زبانی تعلیم ہی کا سلسلہ جاری رہا ہے۔ اور طب کی تعلیم بھی زبانی ہوتی آئی ہے۔ زبانی تعلیم سے طالب علم کو خود بھی بولنے اور کلام کرنے کا طریق آجاتا ہے۔ خصوصاً جبکہ معلم فصیح و بلیغ ہو زبانی تعلیم سے بعض اوقات ایسے فائدے ہوتے ہیں۔ کہ اگر ہزار کتاب بھی تصنیف ہوتی تو فائدہ نہ ہوتا اس لئے اس کا التزام ضروری ہے تعطیل کے دن ضرور ان کو سکھایا جاوے۔ پھر باقاعدہ ان کو قرآن شریف سنایا جاوے۔ اس کے حقائق و معارف بیان کئے جائیں اور ان کی تائید میں احادیث کو پیش کیا جائے۔ عیسائی جو اعتراض اسلام پر کرتے ہیں۔ ان کے جواب ان کو بتائے جائیں اور اس کے بالمقابل عیسائیوں کے مذہب کی حقیقت کھول کر ان کو بتائی جائے تاکہ وہ خوب اس سے واقف ہو جائیں ایسا ہی دہریوں اور آریوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات سے ان کو آگاہ کیا جاوے اور یہ سب کچھ سلسلہ وار ہو یعنی کسی ہفتہ کچھ اور کسی ہفتہ کچھ اگر یہ التزام کر لیا گیا تو میں یقیناً جانتا ہوں کہ بہت کچھ تیاری کر لیں گے - - - - - -

چونکہ قرآن اور احادیث عربی میں ہیں اس زبان سے پورے طور پر ماہر ہونا بہت ہی ضروری ہو گیا ہے۔ اگر زبان سے واقفیت نہ ہو تو قرآن شریف اور احادیث کو کیا سمجھے گا ایسی حالت میں پتہ ہی نہیں ہو سکتا کہ یہ آیت قرآن شریف میں ہے بھی یا نہیں۔ ایک شخص کسی پادری سے بحث کرتا تھا اس سے کہہ دیا کہ قرآن شریف میں جو آیا ہے۔ لولاک لما پادری نے جب کہا کہ نکال کر دکھاؤ تو بہت شرمندہ ہوا۔ سادہ ترجمہ پڑھ لینے سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا ان علوم کا جو قرآن شریف کے خادم ہیں واقف ہونا ضروری ہے۔ اس طرح پر قرآن شریف پڑھایا جائے اور پھر ... اور اس طرح پر ان

کو اس سلسلہ کی سچائی سے آگاہ کیا جائے اور ایسی کتابیں تیار کی جاویں جو اس تقسیم کے ساتھ ان کے لئے مفید ہوں اگر یہ سلسلہ اس طرح پر جاری ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے مقاصد کا بہت بڑا مرحلہ طے ہو جائے گا۔

یہ بھی یاد رہے کہ بیان کرنے زالا تقسیم اوقات کے ساتھ بیان کریں اور پھر وہ بچوں سے امتحان لیں "

ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۳-۲۲۹

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان بیان کردہ لائنوں پر حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر ۱۹۵۰ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام تربیتی کلاس کا اجراء ہوا اور آج یہ اٹھارہویں تربیتی کلاس ہے

۱۹۵۰ء میں جب پہلی تربیتی کلاس اختتام کو پہنچی تو حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جماعت کے طلبہ کو خطاب فرمایا اور اس میں انہیں ایسے زریں ہدایات سے نوازا جو آج بھی آپ کے لئے جو اس کلاس میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں مشعلِ راہ ہیں۔

حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

"بڑی بات یہ ہے کہ کورس میں شامل ہونے والوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر جا کر خدام کی تنظیم کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی خدام کی دس فیصدی تنظیم ہوئی ہے ۹۰ فیصدی تنظیم ابھی باقی ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جگہ پر جا کر خدام کی تنظیم کریں اس طرح اردگرد کے علاقہ میں پھر پھر کر مجالس میں تحریک کریں کہ اگلے سال اس کورس میں شامل ہونے کے لئے خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں بعض جگہوں پر مشکلات بھی ہیں مثلاً کراچی کے اکثر خدام ملازمت پیشہ ہیں اس لئے انہیں چھٹیاں ملنی مشکل ہونگی لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ ہر سال دو تین خدام اس کورس میں شامل ہو جائیں اور وہ وہاں جا کر باقی خدام کو ٹریننگ دیں کیونکہ اس انتظام کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جو خدام اس تربیتی کورس میں شامل ہوں وہ واپس جا کر دوسرے خدام کو ٹریننگ دیں۔

یاد رکھیں کہ اس کورس سے ہمارا یہ مقصد نہیں تھا کہ ہم تیس چالیس خدام ٹرینڈ کریں یا ہمیں صرف تیس یا چالیس خدام کی ضرورت ہے۔ بلکہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ جس خادم کو اس کورس کے لئے بلایا جائے۔ وہ آگے دوسروں کو سکھائے اور کوشش کرے کہ آئندہ سال زیادہ خدام اس کورس میں حصہ لیں آپ میں سے ہر ایک خادم دو چار پانچ چھ اور خدام کو ٹریننگ دے۔ اس طرح وہ خدام آگے اور خدام کو ٹریننگ دیں۔ اس طرح پچاس خدام کو ٹریننگ دینے کی وجہ سے ہزاروں تک یہ تربیت پہنچ جائے گی"

دنیا احمدیت کی مخالفت اس لئے نہیں کرتی۔ کہ یہ سچی ہے بلکہ وہ اس لئے مخالفت کرتی ہے کہ وہ سمجھتی ہے کہ یہ جھوٹ ہے۔ ہاں کچھ صاحب اغراض بھی ہیں۔ جو سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے احمدیت کو قبول کر لیا تو ہماری نمبرداریاں اور حکومتیں جاتی رہیں گی۔ لیکن مخالفین کا اکثر حصہ یہ سمجھتا ہے کہ ہم خدا اور اس کے رسول کے مخالف ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں کا ایمان لانا بھی آسان ہے۔ اور ان کا قابل رحم ہونا بھی یقینی ہے اگر ہم یہ ثابت کر دیں کہ ہم خدا اور اس کے رسول کے مخالف نہیں تو ان کی مخالفت عقیدت سے بدل جائے گی اور ان کی حالت قابل رحم اس لئے ہے کہ وہ ہماری اس لئے مخالفت نہیں کرتے کہ ہم ان کے خدا اور اس کے رسول کے خادم ہیں بلکہ وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم ان کے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ گویا وہ خدا اور اس کے رسول کی خاطر ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ اور جو خدا اور اس کے رسول کی خاطر ہماری مخالفت کر رہا ہے۔ وہ ایک حد تک ہمارے لئے قابل عزت بھی ہے۔ کیونکہ اس کا جذبہ نیک ہے پس یہاں سے فارغ ہو کر اپنے اپنے علاقہ میں جاؤ۔ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم کرو۔ تبلیغ کرو اور کوشش کرو کہ مرکز کی آواز کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے ہمارے نوجوان ابھی بہت پیچھے ہیں ہمارے ہر نوجوان کے اندر یہ آگ ہونی چاہیئے کہ وہ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کو قائم کر دے اگر یہ آگ پیدا نہ ہو تو وہ سلسلہ کے لئے کوئی مفید وجود نہیں

پس اپنے اندر ایک آگ پیدا کرو اپنے اندر ایک سوزش اور جلن پیدا کرو جس کے نتیجہ میں تم میں سے ہر ایک مالی قربانی اور تبلیغ کے لئے تیار ہو جائے۔ اور تمہارے یہاں پڑھنے کا فائدہ بھی تبھی ہو سکتا ہے۔ جب تم باہر جا کر یہی اسباق دوسروں کو سکھاؤ ان کو خود بھی یاد رکھو ان پر عمل کرو ان کو دوسروں کو بھی سکھاؤ اور ان سے عمل کرانے کی کوشش کرو اور پھر ایسے نئے آدمی پیدا کرو جو تمہارے ساتھ مل کر احمدیت کی اشاعت میں حصہ لیں پھر کوشش کرو کہ وہ بھی ان پر عمل کریں اور نئے نئے افراد پیدا کریں اور ان سے عمل کروائیں۔ وہ احمدیت میں داخل ہو کر اس کے احکام کے پابند ہوں اور اس کو آگے پھیلائیں۔ اور یہ سلسلہ بڑھتے بڑھتے ایک دن ساری دنیا میں پھیل جائے۔ یہی کام ہے جس کے لئے تم یہاں بلائے گئے ہو اور یہی وہ کام ہے جس کو تمہیں ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیئے اگر تم نے یہ کام کیا تو خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جاؤ گے اور اگر نہ کیا تو اسکی ناراضگی کا موجب بنو گے۔ کیونکہ جتنے دن تم یہاں رہے۔ تم نے محض ایک تھیٹر دیکھا ایک سینما دیکھا اور تم ایسی باتوں میں شامل رہے جن میں تمہاری روح شامل نہیں تھی۔ تم نے اپنے دن بھی ضائع کئے اور اپنے استادوں کے دن بھی ضائع کئے۔ تمہاری مثال اس گدھے کی سی ہو گی۔ جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں اور وہ خود ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ لیکن دوسرے لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں"

تقریر حضرت مصلح موعود فرمودہ ۷ نومبر ۱۹۵۰ مطبوعہ ماہنامہ خالد جنوری ۱۹۶۷ مشعلِ راہ صفحہ ۹۱ و ۹۲ ، ۹۳ ، ۹۴

(باقی)

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء تین سال کے لئے منظوری دی جا چکی ہے۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں اور جن جن جماعتوں کے انتخابات تا حال نہیں ہوئے۔ وہ فوری طور پر اس طرف متوجہ ہوں۔ اور انتخاب کروا کر منظوری حاصل کروالیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ جمشید پور (بہار)

سیکرٹری تحریک جدید و سیکرٹری وقف جدید	مکرم سید انیس احمد صاحب

جماعت احمدیہ مہو بھنڈارہ ضلع سنگھ بھوم بہار

صدر	مکرم شیخ نور الدین صاحب
سیکرٹری مال	" شیخ بنی اسرائیل "

جماعت احمدیہ کوپٹلہ ضلع کٹک (اڑیسہ)

صدر	مکرم فقیر خاں صاحب
نائب صدر	" شیخ عبد الغفار صاحب
سیکرٹری مال	" شیخ عبد الستار صاحب
سیکرٹری تعلیم	" بخشی خاں صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت	" عبد اللہ خاں صاحب
سیکرٹری تحریک جدید و سیکرٹری وقف جدید	" ہارون خاں صاحب

جماعت احمدیہ آدی ناد (کروناگاپلی) کیرالہ

صدر	مکرم کے حمید کنجو صاحب
سیکرٹری جملہ صیغہ جات	" کے ایم محی الدین کنجو صاحب

جماعت احمدیہ پالگھاٹ (کیرالہ)

پریذیڈنٹ	مکرم پی بی - محمد صاحب

جنرل سیکرٹری	مکرم ایم ایم حمزہ صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت	" پی پی شمس الدین صاحب
سیکرٹری مال	" ایم - کے حسن کویا صاحب

جماعت احمدیہ بھدرواہ ضلع ڈوڈہ (جموں و کشمیر)

نائب صدر و سیکرٹری ضیافت اور امین	مکرم ملک عبد الرحمن صاحب
سیکرٹری تعلیم و آڈیٹر	مکرم منشی عبد الغفار صاحب گنائی
امام الصلوٰۃ و محاسب	" ماسٹر عبد الرزاق صاحب ہنڈ ماسٹر ٹیچر

جماعت احمدیہ یاڑی پورہ ضلع اننت ناگ جموں کشمیر

صدر	مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب
سیکرٹری مال	" غلام محمد صاحب لون
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت	" غلام محمد صاحب راتھر بالستو
سیکرٹری تحریک جدید و سیکرٹری وقف جدید	" میر منصور احمد صاحب
محاسب و امام الصلوٰۃ	" میر عبد الحمید صاحب
سیکرٹری تعلیم	" راجہ فضل الرحمان خاں صاحب
سیکرٹری ضیافت	" راجہ عبید الرحمان خاں صاحب
سیکرٹری وصایا	" میر احمد الدین صاحب

مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی؟

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

آجکل بعض طبقوں کی طرف سے مسلسل یہ آواز بلند ہو رہی ہے اور بار بار یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ شریعتِ اسلامیہ میں زمانہ کے تقاضوں اور ضرورتوں کے مطابق تبدیلی اور ترمیم کی ضرورت ہے یہ مطالبہ نہ صرف متعصب حلقوں سے بلکہ بعض نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں کی طرف بھی اُٹھ رہا ہے لیکن اس قسم کے مطالبوں کے بانیوں نے اسلامی شریعت کا گہرا اور تفصیلی مطالعہ کرنے کی تکلیف تک گوارہ نہیں کی کہ اسلامی شریعت کے اصل اور صحیح احکام کیا کیا ہیں کن کن امور میں وہ ضرورت زمانہ کی تکمیل نہیں کرتی۔ آیا اس میں کسی کمی یا بیشی کی گنجائش ہے یا نہیں؟ محض جہالت یا پھر تعصب بدعلمت اور اسلام "دشمنی" کی بنیاد پر ہی اس قسم کے مطالبات کئے جا رہے ہیں۔ جب ہم شریعتِ اسلامیہ پر تفصیلی جائزہ اور گہرا مطالعہ کرتے ہیں تو روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ وہ نہ صرف عالمگیر ضابطۂ حیات ہے بلکہ ہر قسم کے زمان و مکان کے قیود سے آزاد اور بلند و بالاتر ہے۔ اس کا ہر حکم اور اس کی ہر ہدایت قیامت تک کے لئے لائحہ عمل ہے۔ اس میں کسی قسم کی ترمیم یا اصلاح کی ضرورت نہیں۔ وہ ہر زمانہ کے ہر قسم کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے:-

الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام دینا

یعنی آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین اور شریعت کو مکمل کرتے ہوئے تم پر اپنی تمام تر نعمتوں کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دینِ اسلام اور شریعت محمدی کو ہمیشہ کے لئے ہی پسند کیا ہے۔

اسی طرح خدا تعالےٰ فرماتا ہے:-

ثم جعلنٰک علیٰ شریعۃ
من الامر فاتبعھا ولا تتبع
اھواء الذین لا یعلمون ٭
(الجاثیہ آیۃ ۱۹)

یعنی (اے محمد صلی اللہ علیہ!) ہم نے آپ کو شریعت کے ایک طریقہ پر مقرر کیا ہے پس آپ شریعت کی اتباع کریں اور ان لوگوں کی خواہشوں اور ناجائز مطالبوں کے پیچھے نہ چلیں جو اس شریعت اور اس کے احکام سے ناواقف اور لاعلم ہیں

اسی طرح خدا تعالےٰ سورۃ مائدہ کی تین مختلف آیتوں میں فرماتا ہے:-

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰہُ فاولٰئکَ ھُمُ الکٰفرون
(آیۃ ۴۴)

ومن لم یحکم بما انزل اللہ
فاولٰئک ھُم الظٰلمون ٭
(آیۃ ۴۶)

ومن لم یحکم بما انزل اللہ
فاولٰئک ھم الفاسقون ٭
(آیۃ ۴۸)

یعنی جو لوگ اس کلام اللہ اور شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے جو خدا تعالےٰ نے نازل کیا ہے وہی کافر ہیں وہی ظالم ہیں اور وہی فاسق اور باغی ہیں۔

ان آیتوں میں خدا تعالےٰ نے صریح رنگ میں اُن لوگوں کو جو شریعت اسلامیہ میں تبدیلی یا کمی بیشی کا مطالبہ کرتے ہیں کافر ظالم فاسق اور احکام خداوندی سے بغاوت کرنیوالے قرار دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم اور اسلامی شریعت کے بارے میں پورا علم اور حقیقی عرفان نہ ہونے کی وجہ سے ہی اس تبدیلی یا ترمیم کا مطالبہ کیا جاتا رہا ہے

جب ہم تاریخ اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلامی شریعت اپنی مکمل شکل و صورت میں ایک عرصہ دراز تک قابلِ عمل رہی تھی اور اُسے قانونی حیثیت حاصل تھی لیکن مرورِ زمانہ کے ساتھ ہی مسلمانوں میں مختلف قسم کے اختلافات رونما ہونے لگے۔ اور یہ اختلافات خونریزی اور قتل و غارت کی حد تک پہنچ گئے۔ یہاں تک کہ اسلامی شریعت کا ایک اہم اور ضروری جزو نظام خلافت ہی اُن سے اُٹھ گیا۔ جس کے نتیجہ میں شریعتِ اسلام کی طاقت و قوۃ کمزور ہو کر برائے نام رہ گئی۔

حکومتِ برطانیہ نے انیسویں صدی کے وسط میں اپنی منشاء کے مطابق اسلامی شریعت میں ردوبدل کر دیا لیکن مسلمانوں کے شادی بیاہ، طلاق، ورثہ وغیرہ امور میں اسلامی فقہ کے احکام کو ہی قائم رکھا۔ اس طرح ورثہ کے احکام کو ۱۹۳۷ء میں اور طلاق کو ۱۹۳۹ء میں قانونی حیثیت دے کر اسلامی شریعت کو Muslim Personal Law میں محدود کر دیا لیکن آج اس پرسنل لاء کو بھی تبدیل کرنے کا شور بلند ہو رہا ہے۔

یہاں ایک بات واضح کرنا ضروری ہے کہ مسلم پرسنل لاء کا نام شریعت اسلامیہ نہیں ہے جس طرح آجکل قبر پوجا عرس وغیرہ غیر اسلامی رسموں کو اہل السنت والجماعت کا لیبل لگا کر عبادت کا نام دیا جاتا رہا ہے۔ اسی طرح مسلم پرسنل لاء کو اسلامی شریعت کا نام دیا جا رہا ہے۔

آج شریعتِ اسلامیہ کی ظاہری صورت و شکل اس طرح ہو گئی ہے جیسا کہ ایک شخص ایک عمدہ گھڑی مثلاً Seiko خریدتا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ اس میں کچھ ردوبدل کرتا ہے۔ اس کے پُرزوں اور آلات کو کم قیمت والے اور ناقص قسم کی گھڑی کے پُرزوں میں تبدیل کرتا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر اس میں اسی طرح پرزوں کی تبدیلی کرتا ہے۔ آخر میں صرف اس قیمتی گھڑی کی ڈائل باقی رہ جاتی ہے۔ جس میں Seiko کا ہی نام تھا۔ دوسرے لوگ اس گھڑی کی حقیقت سے ناواقف ہو کر Seiko کمپنی کو بُرا بھلا کہنے لگ جاتے ہیں اسی طرح شریعت اسلامیہ کی تبدیل شدہ صورت یعنی Muslim Personal Law کی ظاہری شکل دیکھ کر لوگ شریعت اسلامیہ پر اعتراضات کرنے لگ جاتے ہیں۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اسلامی شریعت ایک عطائے خداوندی ہے۔ رب العالمین اور عالم کی ہستی نے اپنے مقدس وحی و الہام کے ذریعہ اس قانونِ شریعت کو قیامت تک کے لئے جاری و ساری فرمایا ہے اب یہ بات کسی کے اختیار میں نہیں ہے کہ اس الٰہی قانون میں کسی قسم کی تبدیلی کرے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:-

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا
مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَ
رَسُوْلُہٗٓ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ
لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ
وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ٭
(احزاب آیۃ ۳۷)

یعنی کسی مومن مرد یا عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ جب خدا اور اس کا رسول کوئی فیصلہ فرمائیں تو وہ اپنی مرضی اور اختیار استعمال کرتے ہوئے۔ اس میں کوئی تبدیلی کرے۔ اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ کھلی کھلی گمراہی میں پڑ جاتا ہے۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے یہ اختیار اور حق اپنے پیغمبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کو نہیں دیا ہے۔

چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حلال چیز کو اپنے لئے ترک کرنے کا فیصلہ فرمایا تو خدا تعالےٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا کہ

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ
مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ تَبْتَغِیْ
مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ (التحریم
آیۃ اول) اے نبی کریم! آپ اپنی بیویوں کی مرضی اور خوشی چاہتے ہوئے اس چیز کو اپنے اوپر حرام کیوں کرتے ہیں جس کو خدا تعالےٰ نے آپ کے لئے حلال قرار دیا تھا

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں ردوبدل کا حق صرف خدا کو ہے۔ حتیٰ کہ خدا تعالےٰ کے حکم اور اذن کے بغیر شریعت میں جائز اور جاری شدہ کسی حکم کو تبدیل کرنے سے حضور اکرم صلعم کو بھی منع فرمایا ہے

اس صورتِ حال کی موجودگی میں ایسے لوگ جو شریعتِ اسلامیہ اور احکامِ خداوندی سے پوری طرح واقف ہی نہیں انہیں کس طرح یہ اختیار حاصل ہو سکتا تھا کہ وہ خدا تعالےٰ کے جاری کردہ و مقررہ قوانین میں ردوبدل کریں۔

شریعتِ اسلامیہ کے بنیادی اصول اور احکام قرآن کریم اور سنت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں خدا تعالےٰ کے مقررہ ...

ہیں سے بعض قرآن مجید میں تفصیلی اور بعض اختصار اور اجمالی طور پر بیان ہوئے ہیں۔ رسول اکرم صلعم نے اپنے عملی نمونہ سے ان احکام کو اپنی زندگی میں بتا کر اس سلسلہ میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ اور یہی عملی نمونہ ان احکام کی تشریح ہیں۔

آپؐ کی سیرت و سوانح ایک کھلی ہوئی کتاب حیات ہے۔ اور اس میں شریعت کے تمام احکام عملی رنگ میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضؓ نے کان خلقہ القرآن فرما کر اسی بات کی تصدیق فرمائی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحؒ فرماتے ہیں:

لَوْلَا السُّنَّۃُ مَا فَہِمَ اَحَدٌ مِّنَّا الْقُرْاٰنَ (مقدمۃ المیزان)

یعنی اگر سنت نبوی کے ذریعہ عملی نمونہ نہیں ہوتا تو ہم میں سے کوئی قرآن سمجھ ہی نہیں سکتا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے۔ خدا اور رسول کی ذمہ داری کا فرض فرق دو امر تھے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشار سے اطلاع دے۔ یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کی کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس رسول اللہ صلعم نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں اور اپنی سنت یعنی عملی کاروائی سے معضلات اور مشکل مسائل کو حل کر دیا" (کشتی نوح صفحہ ۱۱)

غرضیکہ اسلامی شریعت کی بنیاد قرآن کریم ہے۔ جس کی تشریح اور عملی نمونہ ہمیں سنت رسول اللہؐ میں نظر آتا ہے۔

قرآن و سنت کے بعد اجتہاد کا درجہ ہوتا ہے۔ یعنی جو مسئلہ قرآن و حدیث سے واضح رنگ میں سمجھ میں نہ آئے تو خدا داد عقل اور فراست کے ذریعہ اجتہاد کر کے اس کا حل نکالا جا سکتا ہے۔

چنانچہ ایک موقعہ پر حضرت رسول کریم نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا گورنر مقرر فرمایا۔ اس وقت آپؐ نے اُن سے دریافت فرمایا کہ اگر آپ کے سامنے ایک مسئلہ آ جائے تو آپ کس طرح اُسے سلجھائیں گے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ میں کتاب اللہ کے مطابق اس پر فیصلہ کروں گا۔ پھر آپؐ نے پوچھا کہ اس مسئلہ کا حل قرآن کریم میں نہ ہو تو آپ کیا کریں گے؟ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ کی سنت کے مطابق عمل کروں گا۔

آپ نے پھر فرمایا کہ سنت رسول اللہ میں بھی اس کا حل نہ ہو تو آپ کیا کریں گے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں اپنی خدا داد عقل و فراست کی روشنی میں اجتہاد سے کام لوں گا۔ اُن کا یہ جواب سُن کر حضورؐ نے اُن پر شفقت کا ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لِمَا یَرْضٰی بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ (ترمذی - ابوداؤد - کتاب الاقضیہ)

یعنی خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے رسول اللہ کے پیغمبر (نمائندے) کو توفیق دی کہ وہ رسول کو راضی رکھے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کا کوئی مسئلہ قرآن و سنت رسول سے حل نہ ہو تو انسان اپنی عقل و فراست اور اجتہاد کے ذریعہ اُس کو حل کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ قرآن و سنت کے مخالف نہ ہو۔ اجتہاد کے لئے چار امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہے (۱) قرآن (۲) سنت (۳) اجماع یعنی علماء کی مجلس مشاورۃ کا فیصلہ جس کا ذکر قرآن نے وشاورھم فی الامر۔ وامرھم شوریٰ بینھم۔ وتشاورھم بالمعروف وغیرہ آیات میں فرمایا ہے۔

(۴) قیاس۔ یعنی ہر اسلامی حکم کے پیچھے ایک حکمت کارفرما ہوتی ہے۔ اس حکمت کو مدنظر رکھتے ہوئے جس امر میں فیصلہ کیا جائے اُسے قیاس کہتے ہیں۔

غرض ان چاروں بنیادی امور یعنی قرآن۔ سنت۔ اجماع اور قیاس کی روشنی میں جو بات اخذ کی جاتی ہے اُسے اصطلاحی زبان میں اجتہاد اور استنباط کہتے ہیں۔

المختصر یہ کہ اسلامی شریعت ایک دائمی اور اٹل قانون ہے۔ لیکن آنحضرت زمانہ کے مطابق اگر کسی مملکت میں یا معاشرہ میں کوئی مسئلہ درپیش ہو۔ تو اُس کا حل قرآن۔ سنت۔ اجماع اور قیاس کی بنیاد اور اس کی روشنی میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے شریعت میں کسی قسم کی کمی یا بیشی۔ تبدیلی یا ترمیم کی اجازت نہیں۔

مثال کے طور پر بعض لوگ تعدد ازدواج کے بارے مسلم پرسنل لا میں تبدیلی چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کا شور سن کر یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ گویا ہر مسلمان کے لئے چار بیویاں رکھنا یعنی چار شادیاں وقت واحد میں کرنا نہایت ضروری ہے ورنہ وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

یہ سب متعصب افراد کی طرف سے پیدا شدہ مغالطہ انگیزیاں ہیں۔ اسلام نے تعدد ازدواج کے لئے کئی شرطیں عائد کی ہیں جن کی پابندی ہی کے تحت چار شادیوں کی اجازت ہے ورنہ چار شادیاں کرنے کا تاکیدی حکم ہرگز نہیں دیا۔

اسی طرح کسی بھی مسئلہ پر کوئی بات قابل حل پیدا ہو جائے تو قانون شریعت میں کسی قسم کی تبدیلی کئے بغیر اس کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے مطابق عمل ہو سکتا ہے۔ لیکن موجودہ متعصب اور نام نہاد تعلیم یافتہ افراد کی طرف سے جو آواز بلند کی جا رہی ہے اس کا مقصد ہی کچھ اور ہے۔ وہ مغربی تہذیب تمدن کی تقلید میں اسلامی معاشرت کو مسخ کرانا چاہتے ہیں۔

اس طرح اسلام ہی کی خوبصورت اور دائمی تعلیم کو ہمیشہ کے لئے ختم کرانے کے ناکام منصوبے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ نے اس زمانہ کی ضرورت کے عین مطابق مسیح موعودؑ کو حکم و عدل بنا کر بھیجا ہے۔ اس لئے تمام ایسے امور میں حکم و عدل کے فیصلہ اور راہنمائی ہی عصر حاضر کے پیش آمدہ مسائل کا بہترین حل ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں جبکہ دنیا خود اس طرف رجوع کرے گی۔ کیونکہ آسمان پر اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

اور ممکن نہیں کہ آسمانی فیصلوں کو کوئی بدل سکے!!

قرارداد تعزیت

بر وفات ڈاکٹر مولوی محمد امام صاحب مرحوم

جماعت احمدیہ بنگلور کا یہ تعزیتی جلسہ اپنے دیرینہ کارکن و مُربّی لیڈر مکرم محترم ڈاکٹر مولوی الحاج محمد امام صاحب مرحوم کے سانحہ ارتحال پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ۲۵ سال تک جماعت احمدیہ بنگلور کے سرگرم کارکن رہے اور مسلسل کئی عہدوں پر رہ کر جماعت کی خدمت بے انتہا محنت اور دیانتداری سے انجام دیتے رہے اور وقتاً فوقتاً جماعت کو بیش بہا نصائح فرماتے تھے۔ مخصوصاً خدام الاحمدیہ کے اراکین کو جوش و خروش سے اپنے فرائض انجام دینے کی تلقین فرماتے رہے۔ اسم بامسمیٰ تھے آپ ہمیشہ ہمارے امام الصلوٰۃ رہے۔ سیکرٹری مال کی حیثیت سے تو بڑی دیانت سے کام کرنے گذار رہے تھے۔ اور آئندہ تین سال کے لئے بھی امام الصلوٰۃ اور سیکرٹری مال منتخب ہو گئے تھے انسپکٹران بیت المال ہمیشہ مرحوم کے حساب و کتاب سے نہ صرف مطمئن رہے بلکہ تعریفی کلمات بھی ریکارڈ میں تحریر فرمائے۔

غرض ساری جماعت کو اس سانحہ عظیمہ سے ایک دھکا لگا ہے۔ اور مقامی جماعت کے اندر ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پُر کرنا بظاہر مشکل ہے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے ؎

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعودؑ کے خادم۔ حضرت مصلح موعود رضؓ کے شیدائی۔ شمع خلافت کے پروانہ کو محض اپنے فضل سے جنت النعیم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام میں شامل فرمائے اور مرحوم کے لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

پی محمد عبد الرحیم صدر جماعت احمدیہ بنگلور

امتحان میں کامیابی میرے نسبتی بھائی ابرار احمد اور نسبتی ہمشیرہ نصیرہ بیگم نے میٹرک کے امتحان میں سیکنڈ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور خاندان اور سلسلہ کے لئے موجب برکت ہو۔ آمین۔

خاکسار عبد اللطیف مکانہ ٹیچر ٹی۔ آئی ہائی سکول قادیان نزیل رانچی

(ایڈیٹوریل بقیہ صفحہ ۲)

کی طرح مسلمانوں پر دو مرتبہ بڑی خطرناک ہزیمت سے متعلق ہیں ظہور پذیر ہوئے جس کا اجمالی اقرار مصدق ہیں یہ کہ مضمون نگار نے مختصر طور پر ان باتوں کا ذکر کرتے لکھا ہے:-

"گو امت محمدی نے بنی اسرائیل کی تاریخ سے کوئی سبق نہیں سیکھا تو اس کا بھی وہی حشر ہو رہا ہے اور وہ بھی بنی اسرائیل ہی کی طرح آج روئے زمین پر کا جو ہوں کی طرح ٹھوکریں کھاتی جا رہی ہے۔"

وہ لوگ جو تا حال نزول مسیح کے منتظر ہیں یاد رکھیں کہ نزول مسیح کے متعلق پیشگوئی نبائی کہ امت محمدیہ یہ بتا رہا جو بنی اسرائیل کو وہ ہو سے مشابہت رکھتی ہے رجس کا اقرار مضمون نگار کو ہے) بغیر مسیح موعود کے ادھورا اتمام حجت کے کیونکہ آگیا۔ جبکہ قرآن کریم صراحتاً فرما چکا ہے کہ وہ ما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔ نیز سلسلہ محمدی کو سلسلہ موسوی سے مشابہت تامہ اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ یہاں بھی پہلے مسیح محمدی کا نزول ہو وہ اپنے پیغام کو پورے طور پر لوگوں میں پہنچا دے اور پھر اس آواز پر توجہ نہ دینے والوں پر نقد یر الٰہی حرکت میں آئے۔

پس جس صورت میں کہ مضمون نگار کو اس امر کا اقرار ہے کہ بنی اسرائیل پر آنے والی تباہیوں کی طرح آج مسلمانوں پر ایسے ہی المناک حالات وارد ہیں تو یقین جانو کہ مسیح موعود کا نزول ہو چکا ہے اصحاب بصیرت نے اس کو شناخت بھی کر لیا۔ ان کی برگزیدہ جماعت میں داخل ہو کر اسلام کے عالمگیر روحانی غلبہ کے لئے بابرکت جدوجہد بھی شروع کر دی۔ مگر افسوس وقت بعض دوسرے کوتاہ نظری اور روحانی بصیرت کی کمی کے سبب اس کی شناخت سے محروم رہے۔ امت محمدی کی بنی اسرائیل سے ایسی واضح مشابہت پر اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت دیکھ لینے کے بعد بھی اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور نہ کیا جائے تو بہت بڑی بدقسمتی ہے۔" ... بعثنا ... زایا ... دولی ... بعد ...

م۔ سیکرٹری تبلیغ ... ... آباد

وقفِ جدید کے سلسلہ میں

جماعت ہائے شمالی ہند کی طرف سے اخلاص و قربانی کا پرخلوص مظاہرہ

سات ہزار تین صد روپے کے قریب نقد وصولی اور بارہ ہزار آٹھ صد روپے کے قریب مزید وعدے

مکرم مولوی سید بدرالدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید کو مالی دورہ پر شمالی ہند کی جماعتوں میں وصولی چندہ جات وقف جدید ۱۹۷۱ء اور حصول وعدہ جات سال ۱۹۷۱ء کے سلسلہ میں بھجوایا گیا تھا۔ موصوف نے ۵۲ جماعتوں کا دورہ کر کے تقریباً سات ہزار تین صد روپے کی نقد وصولی اور سال ۷۲ء کے لئے بارہ ہزار آٹھ صد روپے کے وعدہ جات حاصل کئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

تمام عہدیداروں اور احباب جماعت و مبلغین و معلمین کرام شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے ہر رنگ میں تعاون دے کر وقف جدید کے دورہ شمالی ہند کو بفضلہ تعالیٰ کامیاب بنایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں جماعت وار فہرست وصولی اور وعدہ جات بغرض دعا ارسال کی گئی ہے۔

پس قارئین کرام سے بھی درخواست ہے کہ احباب کرام کے لئے دعا فرمائیں جنہوں نے وقف جدید کے لئے تعاون کرتے ہوئے اپنے وعدوں میں اضافہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو وعدوں کے مطابق ادائیگی کی توفیق بخشے اور ان کے اموال و نفوس میں بہت زیادہ برکت دے۔ آمین۔

نوٹ:- سیکرٹری صاحبان مالی فوری متوجہ ہوں کہ وصول شدہ رقوم مکرم محاسب صاحب کے نام مد وقف جدید میں فوری طور پر بھجوا دیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان ۲۲-جولائی ۱۹۷۱ء

نام جماعت	وصولی	وعدہ جات ۱۹۷۱ء
رڑکی	۵۲-۰۰	۶۵-۰۰
بجوپورہ	۷۰-۰۰	۱۶۸-۰۰
انجیٹہ	۳۰-۰۰	۵۴-۰۰
میرٹھ	۳۰۰-۰۰	۳۰۰-۰۰
انچولی	۶۴۸-۰۰	۵۷۶-۰۰
امروہہ	۱۷۷-۰۰	۳۳۱-۰۰
لکھنؤ	۳۸-۰۰	۳۸-۰۰
کانپور	۱۳۲-۰۰	۲۸۱-۰۰
مودھا	۲۱-۰۰	۳۰-۵۰
مسکرا	۴۰-۵۰	۳۴-۷۵
راٹھ	۱۰۶-۰۰	۱۳۱-۰۰
چرگاؤں	۲۵-۰۰	۵۰-۰۰
کونچ	۱۵-۰۰	—
کامتہ	۱۰۰-۰۰	۱۳۶-۰۰
جے پور	—	۱۰۰-۰۰
ساندھن	۱۳۱-۰۰	۴۵۷-۰۰
شاہ گنج	۷۲-۰۰	۱۱۵-۰۰
گیا	۲۴-۰۰	۵۸-۰۰
آرہ	—	۷۷-۰۰
اردل	۱۴۹-۰۰	۱۴۹-۰۰
مظفرپور	—	۹۴۱-۰۰
مونگھیر	۸۹-۰۰	۱۴۳-۰۰
سہسرام	—	۱۰۵
بھاگلپور	۶۷۷-۰۰	۷۷۳-۰۰
برہ پورہ	۲۲-۰۰	۱۸۶-۰۰
بچوڑ	۱۰۰-۰۰	۱۰۰-۰۰
خانپور ملکی	۳۱۱-۳۵	۴۴۵-۰۰

نام جماعت	وصولی	وعدہ جات ۱۹۷۱ء
بلاری	۳۱۵-۰۰	—
سملیہ	۶-۰۰	۷۲-۰۰
رانچی	—	۵۰۰-۰۰
چائے باسہ	۶۰-۰۰	۶۳-۰۰
[illegible] مائینز	۶۸-۰۰	۵۲۲-۰۰
جمشید پور	۵۸-۰۰	۱۴۱۱-۰۰
روڑکیلہ	۵۴-۰۰	۹-۰۰
سندرگڑھ	—	۱۲-۰۰
سونگھڑہ	۴۰۰-۰۰	۴۶۵-۰۰
کوٹشپار	—	۱۸-۰۰
پردہ	—	۱۰۷-۰۰
لسنہ	۵۶-۲۵	۵۶-۲۵
کلکتہ	۲۵۳۰-۰۰	۲۵۳۰-۰۰
سورو	۱۲۱-۰۰	۳۱۸-۲۵
بھدرک	۱۳۶-۰۰	۷۵۷-۰۰
کٹک	—	۲۸۲
جوددار	۱۰-۰۰	۴۰-۰۰
خوردہ	۲۷-۰۰	۲۷-۰۰
کیرنگ	۷۲-۰۰	۱۰۰-۰۰
مانیکا گوڑا	[illegible]	۱۰۰-۰۰
ناگرہ	[illegible]	۳۰۰-۰۰
کرڈاپلی	۴۰-۰۰	۲۵۶-۰۰
درکہ پٹنہ	۲۱-۰۰	۷۱-۰۰
بنگال	—	[illegible]
کیندرہ پاڑہ	۱۲-۰۰	۷۵-۵۰
میزان	۷۲۲۷/۸۱	۱۲۸۲۶/۲۵

فہرست معاونین وقفِ جدید سال ۱۹۷۱ء

اسمائے گرامی	سابقہ وعدہ	حالیہ وعدہ
مکرم مرزا محمد اطہر بیگ صاحب معہ خاندان کلکتہ	—	۱۳۶-۰۰
مکرم ماسٹر ریاض احمد صاحب ساندھن	—	۱۳۰-۰۰
مکرم برکت اللہ صاحب ساندھن	۶-۰۰	۱۰۰-۰۰
مکرم خان محمد صاحب ساندھن	—	۱۰۰-۰۰
مکرم ڈاکٹر [illegible] لطیف صاحب [illegible]	۱۹-۵۰	۱۰۰-۰۰
مکرم سید منظور الدین احمد صاحب مع خاندان سونگھڑہ	۵۰-۰۰	۱۰۰-۰۰
مکرم شیخ محمد یونس صاحب بھدرک	۱۲-۰۰	۱۰۰-۰۰
مکرمہ صفیہ عابد صاحبہ نصیب الدین صاحب شاکر کٹک	—	۱۰۰-۰۰

درخواست دعا

حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب کے نواسہ محمد صالح صاحب کو ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

خاکسار بشیر الدین الٰہ دین

تحریک جدید ـ لازمی چندہ اور فرض چندہ

بعض افراد جماعت کی طرف سے اس بات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ چندہ تحریک جدید لازمی چندہ نہیں ہے۔ اس لئے دفتر ہذا نے مناسب سمجھا ہے کہ بانیٔ تحریک جدید حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ کے ایسے چند ارشادات احباب کے علم کے لئے اخبار میں شائع کر دیئے جائیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضؓ نے فرمایا:۔

(۱) تحریک جدید کا کام نہ چند سال کا ہے نہ چند افراد کا۔ بلکہ اصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی یعنی غلبہ اسلام علی الادیان اسی غرض کو پورا کرنے کیلئے یہ کام جاری کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ جس غرض کے لئے احمدیت قائم کی گئی تھی اور جس غرض کے لئے کوئی احمدیت میں داخل ہوتا ہے اس کے متعلق وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کام دوسروں کا ہے میرا نہیں اگر یہ کام اس کا نہ ہوتا تو اسے احمدیت میں داخل ہونے کی کیا ضرورت تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب جبکہ حقیقت کو میں نے کھول دیا ہے آئندہ یہ سوال ہی نہیں ہوگا کہ کون چندہ دیتا ہے اور کون نہیں دیتا بلکہ اس وضاحت کے بعد

ہر شخص جو احمدیت میں شامل ہوتا ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ
ہر وہ شخص جو احمدیت سے دلچسپی لیتا ہے خواہ وہ احمدی نہ
ہو اس پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس کام میں حصہ لے

(۲) "پس" ہر احمدی مرد اور ہر احمدی بالغ عورت کا فرض ہے کہ اس تحریک میں شامل ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہر احمدی فرد۔ ہر سیکرٹری اور ہر پریذیڈنٹ اور بارسوخ احمدی کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کرکے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے اور پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے"۔

(۳) "اب میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد و عورت کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے"۔

(۴) "پس آپ لوگوں میں سے ہر ایک شخص کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے گا اسی طرح کوئی جماعت ایسی نہ رہے جس کے افراد اس میں شامل نہ ہوں تم اپنی بیویوں کو بھی ساتھ ملاؤ۔ اپنے بچوں کو بھی چاہیئے پیسہ پیسہ ۔ ۔ ۔ کر شامل کرو۔ اگر گھر کے سب افراد مل کر بھی چندہ کی کم از کم مقدار (جو صرف دس روپیہ ہے) ادا نہیں کر سکتے۔ تو تم اور خاندان کو اپنے ساتھ ملا لو۔ بہرحال

اس چندہ میں ہر احمدی فرد کا شامل ہونا ضروری ہے"۔

پس حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مندرجہ بالا اقتباسات سے واضح ہے کہ چندہ تحریک جدید لازمی اور فرض چندہ ہے جس میں ہر احمدی مرد، ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچے کو حصہ لینا چاہیئے۔ امید ہے اس وضاحت کے بعد احباب کی غلط فہمی دور ہو جائے گی۔ اور ہر فرد جماعت اس میں اپنی حیثیت کے مطابق زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اس فرض سے سبکدوش ہونے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

ہر قسم کے پرزے

پیٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ ـ نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ: AUTOCENTRE — فون نمبر: 23-1652 / 23-5222

لازمی چندہ جات سو فیصدی ادا کرنیوالی جماعتیں

وہ جماعتیں جو سہ ماہی اول میں لازمی چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کریں گی ان کے نام بغرض دعا خاص نہ صرف اخبار بدر میں شائع کئے جا رہے ہیں بلکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی بغرض دعا پیش کئے جائیں گے۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے گذشتہ سال سے جماعتوں کی مالی قربانی کا معیار بڑھ چکا ہے اسلئے نظارت ہذا جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے توقع رکھتی ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کو سو فیصدی ادائیگی کے لئے ابھی سے تیار کریں گے۔

اس اعلان کے شائع ہونے تک سہ ماہی اول میں صرف چند یوم باقی ہوں گے اسلئے اس وقت جو رقم بھی وصول شدہ ہو وہ تمام رقم مرکز میں بھجوا کر ممنون فرماویں اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی کوشش میں برکت دے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

ضروری اعلان

جماعتوں کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بسا اوقات جماعتیں اپنی تقریبات پر براہ راست مبلغ کو اپنے ہاں بلا لیتی ہیں اور ایسے تنگ وقت میں مبلغ کو اطلاع دیتی ہیں کہ وہ نظارت سے اجازت حاصل نہیں کر سکتے۔ مجبوراً بلا منظوری انہیں سفر کرنا پڑتا ہے۔ بامر مجبوری اگر کبھی ایسی ضرورت پڑ جائے کہ نظارت میں اطلاع دینے کا وقت نہ ہو اور سلسلہ کے کام کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو تب مبلغین کو براہ راست بلایا جا سکتا ہے۔ سالانہ جلسوں جیسے سیرت النبی۔ یوم مسیح موعود۔ یوم مصلح موعود کوئی شادی بیاہ کی تقاریب چونکہ فوری نوعیت کی نہیں ہوتیں اسلئے ایسے موقعوں پر کافی عرصہ پہلے نظارت میں لکھ کر منظوری لی جا سکتی ہے۔ آئندہ جماعتیں اس کا خیال رکھیں گی اور نظارت سے تعاون فرمائیں گی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضرورت محررین

دفتر ہذا میں محررین کی دو آسامیاں خالی ہیں جنکے لئے میٹرک پاس یا مولوی فاضل کارکنان کی ضرورت ہے۔ قواعد کے مطابق ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ ابتدائی تنخواہ حسب گریڈ ۲۲۰-۲-۱۶۰-۵-۱۳۰-۴-۹۰ کے گریڈ میں مبلغ ۹۰/- روپے ماہوار دی جائے گی۔ مرکز میں خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلصین کے لئے موقعہ ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کی وضاحت کے ساتھ صدر جماعت یا امیر جماعت مقامی کی تصدیق اور سفارش سے درخواست دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(۱) نام مع ولدیت و پورا پتہ (۲) تاریخ پیدائش مع مصدقہ سند (۳) تعلیم کے مصدقہ سرٹیفکیٹ کی نقل (۴) کیریکٹر سرٹیفکیٹ (۵) جسمانی صحت کیلئے مقامی صدر کی تصدیق۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان۔

ضرورت رشتہ

میری دو لڑکیاں عمر ۱۵/۱۶ – ۱۶/۱۷ نیک خوبصورت رنگ صاف نماز روزہ کی پابند تعلیم مڈل اردو بخوبی جانتی ہیں۔ امور خانہ داری سے پوری واقفیت رکھتی ہیں۔ ہر قسم کے زنانہ مردانہ کپڑے کا ٹنا سینا اور مشین پر بہت عمدہ کڑھائی کرنا ادارہ صنعتی اسکول سے دونوں سیکنڈ ڈویژن پاس ہیں۔ انکے رشتوں کیلئے لڑکے تعلیم یافتہ۔ دیندار۔ برسر روزگار، رنگ صاف نیک صالح اور شریف ہوں اس پتہ پر خط و کتابت کی جا سکتی ہے۔

رفیع احمد بٹ ۔ ۔ ۔

فیض آباد (یوپی)